اردو ڈیجیٹل پیپر

روزنامہ

کانگریس درپن

سب ایڈیٹر: پروفیسر غلام اصدق

ایڈیٹر: ڈاکٹر سنجئے کمار یادو

پٹنہ 06 مئی، سنیچر

بی جے پی ذات پات کی مردم شماری پر منافقت کر رہی ہے اور دوہرا کردار دکھا رہی ہے: ڈاکٹر سنجے یادو

کانگریس درپن: پٹنہ ہائی کورٹ کے ذات پات کی مردم شماری پر پابندی کے عبوری حکم کے بعد بی جے پی لیڈروں کے ردعمل پر بہار پردیش کانگریس سیوادل کے ریاستی صدر ڈاکٹر سنجے کمار نے کہا کہ بی جے پی کی منافقت بے نقاب ہوگئی ہے۔ معزز ہائی کورٹ کے عبوری حکم پر بی جے پی لیڈروں کی جانب سے جس طرح ملے جلے ردعمل کا اظہار کیا گیا ہے اس سے بی جے پی کا دوہرا معیار عوام کے سامنے آگیا ہے۔ بی جے پی کی مرکزی حکومت کھلے عام ذات پات کی مردم شماری کے خلاف ہے۔ بی جے پی ہمیشہ سماجی انصاف کے خلاف رہی ہے، بی جے پی جو مذہب کے نام پر لوگوں کو تقسیم کرنے کی سیاست کر رہی ہے وہ پسماندہ اور انتہائی پسماندہ طبقات کو بااختیار بنانے کے خلاف ہے۔ ووٹوں کے لیے مذہب کا کارڈ کھیلنے والی ذات پات کی مردم شماری کی بی جے پی کی مخالفت کی اصل شکل سامنے آگئی ہے۔ جس کا خمیازہ آئندہ اسمبلی اور لوک سبھا انتخابات میں عوام کی جانب سے مسترد کر کے بھگتنا پڑے گا۔

ذات پات پر مبنی مردم شماری ہو کر رہے گی: لالو پرساد یادو

پٹنہ (کانگریس درپن) ذات پات پر بنی سروے پر پٹنہ ہائی کورٹ کی طرف سے عبوری روک لگائے جانے کے ایک دن بعد آر جے ڈی کے قومی صدر لالو پرساد یادو نے کہا کہ یہ سروے عوام کی اکثریت کا مطالبہ ہے اور کسی بھی قیمت پر ہو کر رہے گا۔ جمعہ کے دن ہندی میں سلسلہ وار ٹوئیٹس میں لالو پرساد یادو نے کہا کہ ذات پات پر مبنی سروے رکوانا بی جے پی کی چالاکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی اکثریت کا مطالبہ ہے کہ ذات پات کی بنیاد پر مردم شماری ہو اور یہ ہر قیمت ہو کر رہے گی۔ بی جے پی پسماندہ طبقات کی گنتی سے گھبرائی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ذات پات پر معنی سروے کی مخالفت کر رہے ہیں وہ مساوات اور انسانیت کے مخالف ہیں۔ یہ لوگ غربت بے روزگاری پسماندگی سماجی اور معاشی نابرابری کے حامی ہیں۔ ملک کے عوام کو بی جے پی کی چالاکی کا پتہ ہے۔ مسائلہ بندمن قائدین کا دعوی ہے کہ پٹنہ میں کل جماعتی اجلاس میں متفقہ فیصلہ کے بعد ذات پات پر مبنی مردم شماری کا آغاز ہوا۔ دوسری طرف بی جے پی قائدین کا دعوی ہے کہ نتیش کمار حکومت عدالت میں اپنا کیس صحیح طریقہ سے پیش کرنے میں ناکام رہی۔

راہل گاندھی کو ہتک عزت کے مقدمہ میں دوسال قید کی سزا سنانے والے جج کو دی گئی ڈسٹرکٹ جج کے طور پر ترقی ساتھی عہدیداروں نے سپریم کورٹ میں کیا چیلنج

نئی دہلی (کانگریس درپن) وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف ریمارکس کرنے پر کانگریس لیڈر راہول گاندھی کو چند روز قبل گجرات کہ سورت کی عدالت نے ہتک عزت کے ایک مقدمہ میں قصوروار ٹھہرایا تھا اور سورت کی عدالت کے جج ہریش حسوکھا بائی ورما (ایچ ایچ ورما) نے کیس کی سماعت کی اور راہول گاندھی کو دوسال کی سزا سنائی تھی۔ تاہم حال ہی میں سورت عدالت کے ایچ ایچ ورما کے ساتھ، 68 دیگر ججوں کو ضلع ججوں کے کیڈر کے طور پر ترقی دی گئی ہے بتایا گیا ہے کہ ایچ ایچ ورما کو راجکوٹ ڈسٹرکٹ جج کے طور پر ترقی دی گئی۔ لیکن ان کی ترقی کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی گئی ہے۔ سینئر سول ججوں کے کیڈر سے تعلق رکھنے والے دو عہدیداروں نے ان کی ترقیوں کو چیلنج کیا ہے۔ درخواست گزاروں نے کہا کہ تقرریاں سنیارٹی اور میرٹ کی بنیاد پر کی گئیں۔ درخواست گزار نے گجرات ہائی کورٹ کی جانب سے جاری کردہ سلیکشن لسٹ اور حکومت کی جانب سے ان کی تقرری کے جاری کردہ نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کی استدعا کی ہے۔

مزید یہ کہ عدالتی افسران کی تقرری کے حوالے سے میرٹ کم سنیارٹی کی بنیاد پر نئی فہرست جاری کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔ جسٹس ایم آر شاہ کی سربراہی والی بنچ 8 مئی کو اس درخواست پر سماعت کرے گی۔

کرناٹک اسمبلی انتخابات میں مسلم رائے دھندگان کا کردار: ڈاکٹر اسد رضا

(کانگریس درپن) کرناٹک اسمبلی الیکشن میں مسلم ووٹر کا کردار کیا ہوگا یہ تو 13 مئی کو آنے والے انتخابی نتایج بتلایں گے تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مسلم رائے دھندگان اس چناو میں فیصلہ کن رول ادا کریں گے -اگرچہ سنگھ پریوار یہ پرچار کرتا ہے کہ مسلمان یکطرفہ طور پر بی جے پی کو ہرانے والی پارٹی کو ہی ووٹ دیتے ہیں لیکن یہ پروپیگندہ جھوٹا ہے اور ہندو ووٹر کو بی جے پی کے ساتھ لانے کی کوشش ہے -اگر مسلم رائے دھندگان یکطرفہ ووٹنگ کرتے تو آج سنگھ کی یہ پارٹی مرکز اور کئی صوبوں میں برسر اقتدار نہ ہوتی -دراصل مسلم ووٹر ہمیشہ مختلف نام نہاد سیکولر پارٹیوں میں تقسیم ہو کر بے اثر ہو جاتا ہے اور فرقہ پرست حکومت تشکیل دے لیتے ہیں -لہذہ

اب سوال یہ ہے کہ کیا اس مرتبہ بھی کرناٹک میں مسلمان یہی تاریخ دوہرائیں گے یا ماضی سے سبق لیں گے ؟ درحقیقت ہندوستانی مسلمان ہندو تہذیب کے زیر اثر ذات برادری میں منقسم ہے اور مولویوں نے اسے مسلک کے نام پر فرقوں میں بانٹ رکھا ہے، اس لیے مسلم ووٹر بھی ذات برادری اور مسلک کے نام پر تقسیم ہوکر کیا کرناٹک میں بھی بٹے گا یا عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے کسی ایک ہی سیکولر پارٹی کے ساتھ جائیگا؟ ریاست کرناٹک میں لگ بھگ 13 فیصد مسلم ووٹر ہیں جو 224 حلقہ ہائے اسمبلی میں 40 سے زائد حلقوں میں فیصلہ کن ہیں۔ اس مرتبہ بھی کانگریس ، جے ڈی ایس، این سی پی، عاپ اور لیفٹ پارٹیاں مسلم ووٹر کو اپنی جانب کھینچنے کے لیے کوشاں ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ خود وزیر اعظم نریندر مودی اور پارٹی کے قومی ترجمان سید ظفر الاسلام بی جے پی کارکنان سے کہہ رہے ہیں کہ وہ مسلم رائے دہندگان کے پاس ووٹ مانگنے جائیں۔ ان حالات میں کرناٹک کا مسلمان تذبذب میں ہے کہ وہ کدھر جائیں؟۔ تاہم روایتی طور پر مسلم ووٹر کانگریس اور جنتا دل سیکولر کے ساتھ جاتا ہے اور اس طرح تقسیم ہوکر بے اثر ہوجاتا ہے لیکن اس مرتبہ کچھ مسلم ووٹ لیفٹ پارٹیوں اور این سی پی و عام آدمی پارٹی کو بھی مل سکتا ہے البتہ اس بار مسلمان اس شش و پنج میں ہیں کہ کانگریس کے وعدوں پر یقین کریں یا جے ڈی ایس پر؟ تاہم کرناٹک کے مسلمانوں کو یہ اندیشہ بھی ہے کہ کہیں ماضی کی طرح کمارسوامی بی جے پی سے ہاتھ نہ ملالیں، معلق اسمبلی آنے کی حالت میں یہ ممکن ہے کہ بی جے پی کمارسوامی کو وزارت اعلیٰ کی کرسی پیش کردے جسے وہ شکریہ کے ساتھ قبول فرمالیں۔ علاوہ ازیں مسلمان یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ وزیر اعظم مودی وزیر داخلہ امیت شاہ اور بی جے پی کے قومی صدر نڈا کانگریس کو بہت زیادہ اور جے ڈی ایس کو بہت کم ہدف تنقید بنارہے ہیں جس کا مطلب ہے کہ بی جے پی اپنا حریف کانگریس کو ہی مان رہی ہے جے ڈی ایس کو نہیں۔ یوں بھی مختلف ٹی وی چینلوں پر جو سروے پیش کیے جارہے ہیں ان میں کانگریس کو سب سے آگے دکھایا جا رہا ہے۔ کانگریس نے اپنے انتخابی منشور میں بجرنگ دل پر پابندی لگانے کا وعدہ کیا ہے، کرناٹک میں ہی نہیں بلکہ سارے ملک میں اقلیتیں عام طور پر اور مسلمان خاص طور پر بجرنگ دل کی پرتشدد کاروائیوں سے پریشان ہیں۔ لہٰذا کرناٹک کے مسلمانوں کو کانگریس کا یہ اعلان اپنی جانب کھینچے گا لیکن جے ڈی ایس کا مسلم وزیر اعلیٰ بنانے کا لالچ شاید بجرنگ دل پر پابندی کے مقابلے کرناٹک کے مسلمانوں کو کم متاثر کرے گا، کیونکہ مسلمان جانتا ہے کہ جان و مال کا تحفظ زیادہ اہم ہے۔ حجاب اور حلال کے مسائل بھی بجرنگ دل کے پیدا کردہ ہیں۔ ان حالات میں اگر مسلمانوں کا زیادہ تر ووٹ کانگریس کو مل جانے تو حیرت نہیں ہوگی۔ یہاں یہ تذکرہ بھی برمحل ہے کہ 2018 کے اسمبلی چناؤ میں کانگریس اور جے ڈی ایس نے 17-17 مسلم امیدوار کھڑے کیے تھے لیکن جہاں کانگریس کے 6 مسلم امیدوار کامیاب ہوئے تھے وہیں جے ڈی ایس کا ایک بھی مسلم امیدوار کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوا تھا۔ لہٰذا یہ توقع کرنا عبث ہے کہ 2023 کے اسمبلی الیکشن میں مسلمان جے ڈی ایس کو ترجیح دے گا۔ سیاسی مفسرین اور انتخابی مبصرین کا شاید اسی لی یہ خیال ہے کہ 11 مئی 2023 کو کرناٹک کے مسلمانوں کی اکثریت کانگریس کے ساتھ جائیگی اور بہت کم مسلمان جے ڈی ایس یا کسی دیگر سیاسی پارٹی کو ووٹ دیں گے۔ بہرحال کرناٹک اسمبلی انتخابات میں مسلم ووٹ فیصلہ کن ہوگا، اگر وہ منقسم ہوگئی تو یقین ہے کہ وہ بی جے پی کے برسر اقتدار ہونے کی راہ ہموار کریں گے اور اگر مسلم ووٹ بڑی تعداد میں کانگریس کو گیا تو یہ پارٹی ہی کرناٹک میں حکومت بنا سکتی لیکن مسلم رائے دہندگان کے حقیقی رخ کا علم تو 13 مئی کو آنے والے نتائج ہی بتلائیں گے۔

پہلوانوں اور دہلی پولس کے درمیان تصادم

نئی دہلی (کانگریس درپن) دہلی پولس نے جمعرات کی صبح جنتر منتر پر سیکورٹی اہلکاروں کی بھاری تعیناتی کی۔ احتجاج کرنے والے پہلوانوں اور کچھ پولس اہلکاروں کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی جس کی وجہ سے کچھ مظاہرین کے سر پر چوٹیں آئیں۔ آج جنتر منتر پر بڑی تعداد میں سیکورٹی اہلکاروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ جہاں پہلوان احتجاج کر رہے ہیں اس کے ارد گرد رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی ہیں اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ جمعرات کی صبح پہلوانوں کی

جانب سے کسانوں اوران کے رہنماؤں کو احتجاجی مقام پر جمع ہونے کی دعوت دینے کے بعد سیکورٹی بڑھا دی گئی

ہے۔ایک اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ پولس شہر کی حدود میں گاڑیوں کی جانچ کر رہی ہے تاکہ جنتر منتر پر بھیڑ جمع نہ ہو۔جنتر منتر پر احتجاج کرنے والے پہلوانوں اور کچھ پولس اہلکاروں کے درمیان مبینہ طور پر ہاتھا پائی ہوئی، جس کے نتیجے میں کچھ مظاہرین کے سر میں چوٹیں آئیں۔دہلی کے جنتر منتر پر آدھی رات کو ہنگامہ آرائی کے دوران پہلوانوں اور پولس کے درمیان جھڑپ ہوئی۔ پہلوانوں نے پولس پر حملہ کا الزام لگایا ہے۔دوسری جانب پولس کا موقف ہے کہ وہ بغیر اجازت احتجاج کی جگہ پر بستر لگا رہے تھے۔ اس کے بعد سارا تنازعہ کھڑا ہو گیا۔جنتر منتر پر ہنگامہ آرائی پر دہلی پولس نے کہارات کو ایک سیاسی پارٹی کے دو لیڈر بستر وغیرہ کے ساتھ پہنچے انہوں نے اسے روکنے کی کوشش کی۔اس کی وجہ سے ہاتھا پائی ہوئی۔ہم پارٹی کا نام نہیں لیں گے۔ملک کی راجدھانی دہلی میں گزشتہ 12 دنوں سے احتجاج کرنے والے پہلوانوں اور پولس کے درمیان جھڑپ ہوئی۔اور جس طرح کی تصویریں سامنے آ رہی ہیں، وہ دہلی پولس کی کارروائی پر سیدھا سوال اٹھا رہی ہیں۔ پہلوانوں کا کہنا ہے کہ بارش میں ان کے بستر بھی بھیگ گئے جس کی وجہ سے انہوں نے فولڈنگ بیڈ منگوائے تھے جس پر پولس نے انہیں روک دیا۔کل رات پولس اور پہلوانوں کے درمیان ہنگامہ آرائی کی کئی تصویریں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ونیش پھوگاٹ نے الزام لگایا کہ پولس اہلکاروں نے دیگر خواتین پہلوانوں کے ساتھ بدسلوکی کی اور ان پر حملہ بھی کیا۔انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ رات گئے ڈیوٹی پر کوئی خاتون پولس موجود نہیں تھی۔سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی کچھ ویڈیوز میں احتجاج کرنے والے پہلوانوں کو یہ الزام لگاتے ہوئے سنا جا سکتا ہے کہ پولس اہلکار شراب کے نشے میں دو پہلوانوں کو مار رہے ہیں۔ویڈیو میں پولس اہلکاروں کو بیٹھے دیکھا جا سکتا ہے۔دہلی پولس کی جانب سے کہا گیا ہے کہ عام آدمی پارٹی کے ایم ایل اے سومناتھ بھارتی فولڈنگ بیڈ لائے تھے، جبکہ اس کی اجازت نہیں تھی۔ جب روکا گیا تو حامی ٹرک سے بستر نکالنے کو لے کر جارحانہ ہو گئے۔تاہم، پہلوانوں نے کہا ہے کہ انہوں نے سومناتھ بھارتی سے فولڈنگ بیڈ کا آرڈر نہیں دیا تھا۔بارش کی وجہ سے فرش گیلا ہو گیا تھا، اس لیے تہہ کرنے والے بستر منگوائے گئے۔ پہلوانوں نے الزام لگایا ہے کہ جنتر منتر پر خواتین پولس اہلکاروں کو تعینات نہیں کیا گیا تھا۔راجیہ سبھا کے رکن دیپندر ہڈا اور دہلی کمیشن برائے خواتین (ڈی سی ڈبلیو) کی چیئر پرسن سواتی مالیوال، جو بدھ کی رات دیر گئے پہلوانوں کی حمایت کیلئے موقع پر پہنچی، پولس نے حراست میں لے لیا۔آپ کو بتا دیں کہ پہلوان 23 اپریل سے جنتر منتر پر احتجاج کر رہے ہیں۔ اس نے ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کے سربراہ برج بھوشن شرن سنگھ کے خلاف جنسی طور پر ہراساں کرنے کے الزامات لگائے ہیں، جو اتر پردیش سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن پارلیمنٹ بھی ہیں۔دہلی پولس نے اس کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کر لی ہے اور تحقیقات جاری ہے۔

ساؤتھ اداکار پرکاش راج نے مودی کا موازنہ ہٹلر سے کیا

ممبئی۔۵رمئی کانگریس درپن: بالی ووڈ اور ساؤتھ کے اداکار پرکاش راج اپنی اداکاری اور فلموں کے ساتھ ساتھ اپنی بے باکی کیلئے بھی جانے جاتے ہیں۔انھوں نے کئی بار بی جے پی اور مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا۔انہوں نے پی ایم مودی کا موازنہ ہٹلر سے بھی کیا ہے۔ایسے میں انہوں نے ایک بار پھر پی ایم کو نشانہ بنایا ہے اور ایک تصویر شیئر کرتے ہوئے ان کا موازنہ ہٹلر سے کیا ہے۔ان دنوں ملک میں پہلوانوں کے خلاف احتجاج جاری ہے۔ وہ برج بھوشن شرن سنگھ کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ معاملہ دن بدن سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ کچھ ان کی حمایت میں بول رہے ہیں اور کچھ انہیں مشورہ دے رہے ہیں کہ انہیں صرف گمراہ کیا جا رہا ہے۔دریں اثنا، اب’ سنگھم ‘فیم اداکار پرکاش راج نے پی ایم نریندر مودی کو نشانہ بنایا ہے۔ پرکاش راج نے اپنے ٹویٹر میں پی ایم مودی کی ایک تصویر شیئر کی ہے، جس میں ان کے سامنے بچے نظر آ رہے ہیں۔اس میں ان کے اور بچوں کے درمیان خاردار تاریں لگی ہوئی ہیں۔اس حوالے سے انہوں نے ہٹلر کی ایک تصویر بھی شیئر کی ہے جس میں انہیں بھی اسی انداز میں دیکھا جا سکتا ہے۔اداکار نے لکھا، ’تاریخ دہراتی ہے...... مستقبل ان خاردار تاروں کے پیچھے ہے، ہوشیار رہیں......‘۔ان کے اس ٹویٹ پر بی جے پی کے حامیوں نے انہیں گھیر لیا اور ان کے خلاف شدید ریمارکس کئے جا رہے ہیں۔

وزیراعظم کو ہنومان کے بھکتوں سے معافی مانگنی چاہئے۔گورو ولبھ

بیدر(کانگریس درپن) اے آئی سی سی کے ترجمان گورو ولبھ نے مطالبہ کیا کہ وزیراعظم نریندر مودی کو کرناٹک کے لوگوں سے معافی مانگنی چاہئے کہ وہ بھگوان ہنومان کا موازنہ ایک گروپ سے کریں۔منگلور شہر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے گورو ولبھ نے کہا کہ یہ معلوم نہیں ہے کہ آیا وزیر اعظم یا بی جے پی لیڈروں نے کانگریس پارٹی کے منشور کے 10 ویں صفحے کو ٹھیک سے نہیں پڑھا ہے یا انگریزی نہیں سمجھ پا رہے ہیں۔انہوں نے سوال کیا کہ اگر کوئی تنظیم معاشرے میں نفرت پھیلانے کا کام کرتی ہے تو ایسی تنظیم کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور ضرورت پڑنے پر اس پر پابندی لگانے کی بات کرنے میں کیا حرج ہے لیکن وزیراعظم نے ہمارے ہنومان کا موازنہ ایک گروہ سے کر کے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔اس کے لیے کرناٹک چھوڑنے سے پہلے وزیراعظم کو ریاست کے 5.6 کروڑ عوام سے معافی مانگنی چاہیے۔گورو والبھ نے کہا کہ گزشتہ فروری میں ایک دلت لڑکے کے قتل کے سلسلے میں ایک بجرنگ کارکن کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔وزیراعظم ابھی تک اپنے گھر کیوں نہیں گئے؟ کیا دلت ہندو نہیں ہیں؟

کرناٹک میں بجرنگ بلی کریں گے بی جے پی کا بیڑہ پار: شعیب رضا فاطمی

کانگریس درپن: کرناٹک اسمبلی انتخاب میں بجرنگ بلی کی انٹری ہو چکی ہے۔کہا تو یہی جارہا ہے کہ اس کی وجہ کانگریس کا وہ مینی فیسٹو ہے جس میں کرناٹک کے عوام سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ سرکار بننے پر نفرت پھیلانے والے شدت پسندوں پر کنٹرول کرنے کے لئے پی ایف آئی اور بجرنگ دل پر پابندی لگائی جائے گی۔اور اس نے بی جے پی کو بیٹھے بٹھائے یہ موقع دے دیا کہ وہ موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کرناٹک اسمبلی انتخاب کو فرقہ وارانہ رنگ میں رنگ دے۔یہ سب کہنے والے بھی وہی لوگ ہیں جو سیکولر ہیں اور چاہتے ہیں کہ بی جے پی کرناٹک ہی نہیں پورے ملک کی سیاست سے دفع ہو جائے۔لیکن وہ ایک منٹ رک کر یہ سوچنے کو تیار نہیں ہے کہ کانگریس نے جس بجرنگ دل پر پابندی عائد کرنے کی بات کی ہے اور جس کو بی جے پی اپنا ایجنڈا بنانے بنا رہی ہے وہ بجرنگ دل بھارت میں کر کیا رہی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ بجرنگ دل جو آر ایس کی ہی آرمی ہے اس نے ملک میں مسلمانوں کی لنچنگ کو عام کیا؟ کیا بجرنگ دل کے سیکڑوں ممبران آج جیل کی سلاخوں کے پیچھے نہیں ہیں؟ کیا ملک میں برپا ہونے والے زیادہ تر فسادات میں اس کے کارکنان براہ راست ملوث نہیں ہوتے؟ کیا گؤ رکھشک بن کر بجرنگ دل کے لوگ گائے کی حفاظت کے نام پر ہزاروں کروڑ کی وصولی نہیں کرتے اور جو لوگ ان کی فیس نہیں دیتے ان کو پیٹ پیٹ کر مارنا اور پھر اس کا ویڈیو بنا کر وائرل نہیں کرتے؟ جس سے ایک خاص مذہب کے لوگ دہشت زدہ نہیں ہوتے؟ کیا بجرنگ دل کے لوگوں نے لو جہاد کا شوشہ چھوڑ کر سارے ملک میں مسلمانوں کا جینا حرام نہیں نہیں کر رکھا ہے؟ کیا یہ وہی گروہ نہیں ہے جو پارکوں اور تفریحی مقامات پر چھاپہ مار دستہ بن کر نوجوان لڑکے لڑکیوں کی تفریح کو مذہبی منافرت کے رنگ میں نہیں رنگتے؟ کیا یہ بجرنگ دل کے غنڈوں کا گروہ نہیں جو ہر مذہبی جلوس

میں چاہے وہ شیو کے نام پر ہو یا رام کے نام پر ہو اس میں مسلمانوں کے خلاف دھمکی آمیز نعرے نہیں لگاتے؟ کیا مزدور قسم کے روزانہ سبزی بیچ کر اپنے بچوں کا پیٹ پالنے والے غریب مسلمانوں کے بارے میں یہ افواہ انہوں نے نہیں اڑائی کہ وہ اپنی سبزیوں اور پھلوں پر تھوک کر سودا بیچتے ہیں تاکہ ہندو گاہکوں کا دھرم بھرشٹ ہو؟ کیا یہ وہی بجرنگ دل کے اوباش نوجوان نہیں ہیں جنہوں نے کورونا کال میں تبلیغی جماعت کے لوگوں پر کورونا پھیلانے کی سازش کا الزام نہیں لگایا؟ کیا یہ وہی تنظیم نہیں ہے جو ابھی حال ہی میں دہلی کی جہانگیر پوری بنگال اور بہار کے فسادات میں ملوث نہیں پائی گئی اور جس کے لیڈر کی جب بہار میں گرفتاری ہوئی تو بہار سمیت پورے ملک کے بی جے پی کے لیڈران یک زبان ہو کر نہیں چیخنے لگے کہ نتیش کمار کی پولیس بجرنگ دل کے لوگوں پر ظلم کر رہی ہے۔بجرنگ دل پر شدت پسندی کو بڑھاوا دینے اور براہ راست دہشت گردی میں ملوث ہونے کے جتنے الزامات ہیں اگر اس پر ایمانداری سے کارروائی ہو تو ایک رات میں اس کے لاکھوں شہدے پورے ملک سے پکڑے جائیں۔لیکن ان سب کے باوجود ملک کے وزیر اعظم اس بجرنگ دل کو ہندوؤں کے بھگوان مہاویر ہنومان سے جوڑ کر انتخابی ایجنڈا بنا رہے ہیں اور بہت سارے نام نہاد سیکولر سیاسی مبصرین کانگریس پر اعتراض کر رہے ہیں کہ اس نے اپنے مینی فیسٹو میں بجرنگ دل پر پابندی عائد کرنے کی بات کر کے بیٹھے بٹھائے بی جے پی کو ایک ایجنڈا دے دیا کہ وہ کرناٹک اسمبلی انتخاب میں ہندو مسلم ایجنڈا چلائے۔میری سمجھ میں یہ بات قطعی نہیں آتی کہ اسی کرناٹک میں جب بی جے پی کا کوئی لیڈر یہ اعلان کرے کہ ہم مسلمانوں کا چار فیصد ریزرویشن کاٹ کر لنگایتوں کو دے دینگے تب وہاں ہندو مسلمان کا مدعا نہیں بنتا۔وہی لیڈر برسر عام کہے کہ ہمیں مسلمانوں کا ووٹ نہیں چاہئے تب ہندو مسلمان کا ایجنڈا نہیں بنتا۔حجاب اور ٹیپو سلطان کو ایجنڈا بنایا جائے تب کچھ نہیں ہوتا پی ایف آئی پر پابندی کی بات ہو تب مدعا نہیں بنتا۔لیکن جیسے ہی ایک ثابت غنڈہ گروہ پر پابندی کی بات ہو تو مدعا بن جاتا ہے۔اور ایک گودی میڈیا کی سروے ایجنسی سروے کر کے یہ بتانے لگتی ہے کہ کرناٹک میں ہارتی ہوئی بی جے پی کو اس بجرنگ دل پر پابندی کی وجہ سے لوگوں نے قبولنا شروع کر دیا ہے اور اس کی مقبولیت میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔یقینا یہ سب ایک پروپیگنڈہ ہے۔اور ملک کے سیاسی مبصرین میں یہ دم نہیں ہے کہ وہ یہ کہہ سکیں کہ نریندر مودی نے بجرنگ بلی جیسے عظیم نام کو بجرنگ دل جیسی نفرتی تنظیم سے جوڑ کر پورے ملک کے ہندوؤں کا سر شرم سے جھکا دیا ہے۔خود وزیر اعظم اس مدعے کو لے کر اتنا خوش ہیں کہ وہ انتخابی ریلی میں عوام سے یہ اپیل کر رہے ہیں کہ ووٹنگ مشین کا بٹن دباتے وقت جے بجرنگ بلی ضرور کہیں تاکہ کانگریس کو جھٹکا لگے۔اس جملے کو سنتے ہی آپ کو امت شاہ کا وہ جملہ یاد آ گیا ہو گا جو انہوں نے دہلی میں شاہین باغ کے مظاہرین کے بارے میں کہا تھا۔حیرت تو اس پر بھی ہوتی ہے کہ 9 سالوں سے مرکزی حکومت کا وزیر اعظم جو خود کہتا ہو کہ اس نے ملک میں ترقی کی گنگا بہا دی ہے کو ایک ریاست کے اسمبلی انتخاب میں بھی جہاں خود اس کی حکومت ہو مذہبی مدعے کا استعمال کرنا پڑے۔یعنی ان کے پاس اپنے دور اقتدار کا کوئی ایسا کارنامہ نہیں ہے جس سے کرناٹک کے ووٹرس کو بی جے پی کے حق میں ووٹ دینے کے لئے متوجہ کیا جا سکے۔کیا کسی سروے ٹیم کی اتنی ہمت ہے کہ وہ کرناٹک سمیت پورے ملک کے ہندوؤں سے یہ سوال پوچھ سکے کہ بجرنگ بلی کے نام سے بجرنگ دل کے لوگوں کو جوڑ کر نریندر مودی نے دھرم کا کام کیا ہے یا ادھرم کا؟ یقینا اگر یہ سوال عام ہندوؤں سے کیا جئے تو سارے ملک کے ہندو اندھ بھکتوں کو چھوڑ کر نریندر مودی کو ادھرمی بتاتے نظر آئینگے۔لیکن میں جانتا ہوں کہ ایسا سروے اس ملک میں ممکن ہی نہیں ہے۔کرناٹک انتخاب کے نتائج جو بھی ہو لیکن ملک میں بزدلی کی جو روایت کھڑی ہو چکی ہے اس روایت کی موجودگی میں ملک میں جمہوریت اور سوشلزم کا ذکر بھی اب فضول لگنے لگا ہے۔نریندر مودی قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے محض نو برس میں بھارت کو پوری طرح بدل دیا ہے اور شدت پسندی میں بھی بھارت اور پاکستان ایک ساتھ کھڑے ہو چکے ہیں۔

بچوں کی پاٹھ سالہ کے چوتھے یوم تاسیس پر تقریب کا انعقاد

کانگریس درپن: بیگوسرائے میونسپل کانگریس کمیٹی کی جانب سے بیگوسرائے شہر میں جیل کے قریب واقع جھونپڑی میں چلائے جانے والے بچوں کے اسکول کے چوتھے یوم تاسیس پر انہیں چادر اور قلم سے نوازا گیا۔ بیگوسرائے میونسپل کانگریس کمیٹی کے صدر سابق کونسلر برجیش کمار نے پروگرام کی صدارت کی۔ پرنس نے کیا اور پروگرام کی نظامت بچوں کے اسکول کے ڈائریکٹر روشن کمار نے کی۔ بچوں کے اسکول کے یوم تاسیس کے موقع پر آل انڈیا کانگریس کے ڈیلیگیٹ کانگریس لیڈر ابھے کمار سنگھ سرجن نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ سینئر ایڈوکیٹ ڈاکٹر رجنیش کمار، بیگوسرائے ضلع کانگریس کمیٹی کے نائب صدر۔ ضلع کانگریس انٹی کے لیڈر چنچن رائے۔ بہار پردیش کانگریس کے مندوب رتنیش کمار ٹولو۔ لیگل سیل کانگریس کے صدر سبودھ جھا ایڈوکیٹ۔ کانگریس سوشل میڈیا صدر کشمیش شانڈیلیا ایڈوکیٹ۔ آلوک کمار ایڈوکیٹ۔ راگھو کمار۔ ابھیشیک کمار۔ راجن سنہا۔ دیگر کے علاوہ دیگر بھی موجود تھے۔ بچوں کے اسکول کے اعزازی افراد میں ڈائریکٹر روشن کمار بھی شامل تھے۔ رجنی کانت صاحب۔ ریٹا میڈم۔ مانی کانت کمار۔ اشوک جھا امیت کمار۔ دامنی سنہا۔ کمکم کماری۔ سونالی کماری۔ قیمتی لڑکی بادل کمار۔ ممتا کماری۔ کرینہ کماری۔ بیگوسرائے میونسپل کانگریس کمیٹی کی جانب سے بچوں کے اسکول کے آپریٹرس کو مہمانوں کے ذریعہ چادر اور قلم دیے گئے۔ پروگرام کے آخر میں سوشل میڈیا کانگریس نے بچوں کو مٹھائی کھلا کر یوم تاسیس پر مبارکباد پیش کی اور مبارکباد دی۔

ہندوستان کے سابق صدر جمہوریہ گیانی زیل سنگھ کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت۔ اس کے خیالات ہمیشہ متعلقہ رہیں گے۔ انڈین نیشنل کانگریس

وزیر گنج بلاک آفس اور رام انوگرہ ہائی اسکول کے احاطے میں عظیم مجاہد آزادی راجندر بابو کا آدم قد مجسمہ نصب کیا جائے: کانگریس

کانگریس درپن: عظیم مجاہد آزادی، ماہر تعلیم، عوام میں مقبول راجندر پرساد سنگھ کے انتقال سے مگدھ کے لوگ غمزدہ اور دل شکستہ ہیں۔ آج بہار پردیش کانگریس کمیٹی کے ریاستی نمائندے اور علاقائی ترجمان پروفیسر وجے کمار مٹھو، فریڈم فائٹرز جانشین تنظیم کے ریاستی نمائندے ڈاکٹر امر سنگھ سرمور، بلاک کانگریس کے نائب صدر تپیشور پوری، محمد آفتاب عالم خان وغیرہ نے آنجہانی راجندر پرساد سنگھ کی رہائش گاہ میرگنج میں ملاقات کی۔ وزیر گنج میں ان کی تصویر پر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کرنے کی کوشش کی اور ان کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ اس موقع پر موجود قائدین نے کہا کہ راجیندر بابو ایک عظیم انقلابی تھے جنہوں نے 15 سال کی عمر سے برطانوی راج کے خلاف آواز اٹھائی، انہوں نے گیارہ ماہ گیا سینٹرل جیل میں بھی گزارے۔ راجندر پرساد سنگھ جی وزیر گنج کے علاقے میں تعلیم کی روشنی کو جگانے کے لیے میرگنج میں رام انوگرہ ہائی اسکول کے قیام کے ساتھ ساتھ وہاں کے استاد کے طور پر بہت مقبول تھے۔ قائدین نے ریاستی حکومت اور مقامی انتظامیہ سے وزیر گنج بلاک آفس اور رام انوگرہ ہائی اسکول کے احاطے میں راجندر پرساد سنگھ کا آدم قد مجسمہ نصب کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ قائدین نے کہا کہ ان کے اہل خانہ نے نتیش حکومت کی ستائش کی اور کہا کہ ریاستی حکومت کی طرف سے بعد از مرگ ریاستی اعزاز سے نوازے جانے کے بعد ہم سبھی خاندان نے فخر محسوس کیا۔ قائدین نے کہا کہ راجندر بابو کا خواب، ان کے خاندان والے وزیر گنج بلاک کے لوگوں میں تعلیم کی روشنی جگانے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔

یمنا نگر چھتیس گڑھ میں ہاتھ سے ہاتھ جوڑو پروگرام کا ہوا انعقاد

کانگریس درپن: 2023.05.04 کو سابق مرکزی وزیر، اے آئی سی سی جنرل سکریٹری، چھتیس گڑھ کی انچارج اور ہریانہ کی سابق صدر بہن کماری سیلجا جی کو سننے کے لیے ایک بہت بڑا ہجوم جمع ہوا، جو ہاتھ سے ہاتھ جوڑو پروگرام میں یمنا نگر پہنچی، بھیڑ نے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیا اور مخالفین کے ہوش اڑا دیے۔ اس ریلی نے 2024 کا اشارہ دیا کہ کانگریس آنے والی ہے۔ کانگریس کا ہاتھ سب کے ساتھ کا نعرہ زور شور سے لگایا گیا۔ اس پروگرام میں کانگریس سیوا دل نے بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ پورے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ مذکورہ بالا اطلاع کانگریس سیوا دل یمن نگر کے صدر اقبال خان مسمبل نے دی۔

مودی کو زیادہ کس کی ضرورت ہے، مافیا ڈان کی یا میڈل جیتنے والے کھلاڑیوں کی؟ ہری کیسنگ راوت

کانگریس درپن: انڈین ریسلنگ ایسوسی ایشن کے صدر اور خواتین پہلوانوں کے جنسی استحصال کے الزامات میں گھرے برج بھوشن شرن سنگھ نے دو روز قبل میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ میری حیثیت 50 ہزار کروڑ کی ہے اور میں اور اکھلیش یادو کی بچپن کی ایسوسی ایشن ہے،※ یہ دونوں چیزوں پر بہت زور تھا۔ ان کی یہ دونوں باتیں سیاسی نقطہ نظر سے بہت اہم ہیں۔ اور، ان کا براہ راست تعلق بی جے پی اور اقتدار کے بھوکے نریندر مودی سے ہے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ کسی بھی سیاسی جماعت کا وجود نوٹوں اور ووٹوں پر منحصر ہوتا ہے۔ برج بھوشن اس معاملے میں بی جے پی کے لیے کتنے اہم ہیں، یہ جنتر منتر پر 12 دنوں سے دھرنے پر بیٹھی خواتین پہلوانوں کو مودی اینڈ کمپنی کی نظر انداز کرنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ سپریم کورٹ کے حکم پر دہلی پولیس نے خواتین پہلوانوں کی رپورٹ درج کر لی ہے لیکن ان میں سے ایک نابالغ لڑکی کی شکایت درج کرنے کے بعد بھی ملزم برج بھوشن کو فوری طور پر گرفتار کرنے کے بجائے پوکسو ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرلیا۔ قانون، وہ خاموشی سے بیٹھا ہے۔ اگر آپ نہیں، تو ٹھیک ہے دوسری طرف اتر پردیش کی سیاست میں ایک دبنگ ڈان برج بھوشن جو اپنی گرفتاری سے خوفزدہ ہے، پریس کے سامنے اپنی معاشی حیثیت کا بھانڈا پھوڑ رہا ہے، یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر وہ نہ رہے تو بی جے پی کو کتنا نقصان ہوسکتا ہے۔ اسی سانس میں انہوں نے اکھلیش یادو کے ساتھ بچپن کا رشتہ بتاتے ہوئے ایک اور شرط کھیلی کہ وہ بی جے پی کو بتائیں کہ اگر بی جے پی نہیں تو سماج وادی پارٹی ان کی اگلی منزل ہے۔ برادر گیٹ سانپ ماچیٹ کیری- مودی جو ایک ایسی تصویر بنانے کے لیے دن رات کام کر رہے ہیں جو خود کو آر ایس ایس- بی جے پی اور پورے ملک سے بڑا دکھاتا ہے، اچھی طرح جانتے ہیں کہ برج بھوشن کی مشرقی اتر پردیش اور بہار کے سرحدی علاقوں میں بھی اچھی گرفت ہے۔ کھشتری ہونے کے علاوہ، اسے ایک اور راجپوت لیڈر اور وزیر اعلیٰ اجے سنگھ بشت عرف آدتیہ ناتھ کو زیر کرنے کے لیے اس مافیا ڈان کی بھی ضرورت ہے، جو دہلی کی کرسی پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ آسامیوں کی طرف سے پارٹی کو تقریباً 50 ہزار کروڑ روپے کی بھاری فنڈنگ بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ ایسے میں سوال صرف ایک ایم پی سیٹ کا نہیں ہے، بلکہ موٹی پارٹی فنڈنگ اور مستقبل کی حکمت عملی کا بھی ہے۔ جسے مودی-شاہ بالکل کھونا نہیں چاہتے۔ دوسری جانب کارروائی نہ کرنے کی وجہ سے پارٹی نقصان اٹھا رہی ہے، وہ بھی تشویش کا باعث ہے۔ اس طرح برج بھوشن کو لے کر بی جے پی کی پوزیشن سانپ اور تل جیسی ہوگئی ہے۔ جنسی استحصال کا رونا رونے والی بین الاقوامی شہرت کی لڑکیوں کی جانب سے برج بھوشن کے خلاف کارروائی نہ کرنے پر مودی کی آنکھیں بند کیے جانے سے جو لوگ تکلیف میں ہیں، انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ سیاسی جماعتیں اپنے نفع ونقصان کو دیکھ کر ہی فیصلے کرتی ہیں۔ انہیں عوامی جذبات یا نفع نقصان سے کوئی سروکار نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو پارلیمنٹ میں داغدار ارکان اسمبلی کی بھرمار نہ ہوتی۔ حکمران اچھی طرح جانتے ہیں کہ پچھلی بار کی طرح اس بار بھی ہوا ان کے حق میں نہیں ہے۔ بی جے پی کو 2024 میں ایک ایک سیٹ کے لیے سخت جدوجہد کرنی ہوگی۔ ایسی صورت حال میں سیٹ جیتنے والا ہر ایم پی ان کے لیے

بہت معنی رکھتا ہے۔ دوسری طرف کرناٹک میں حالات بہت خراب ہوتے جارہے ہیں۔ پچھلی بار جوڑ توڑ سے پارا کھیل اُلٹ گیا تھا لیکن اس بار سیٹیں اس سے بھی کم ہونے کا قوی امکان ہے۔ جس کا اثر آئندہ لوک سبھا انتخابات پر پڑے بغیر نہیں رہے گا۔ اس مخمصے میں سیاست کی ضرب اور تقسیم ہورہی ہے۔ دوسری جانب دھرنے پر بیٹھی خواتین ریسلرز کی بڑھتی ہوئی عوامی حمایت کے باعث ملک اور بیرون ملک بھی تھوتھو میں اضافہ ہورہا ہے۔ اسی لیے آئی او سی کے صدر پی ٹی فار ڈیمج کنٹرول۔ اوشا کو آج جنتر منتر بھیجا گیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مودی کو کس کی زیادہ ضرورت ہے، درجنوں جرائم میں ملوث مافیا ڈان یا ایسے کھلاڑی جنھوں نے بین الاقوامی مقابلوں میں تمغے جیت کر قوم کا نام روشن کیا۔

---

*مسٹر وشنو پرساد شکلا کو ضلع کانگریس کمیٹی ریوا دیہی کا جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا ہے اور مسز نیہا سنگھ چوہان کو ضلع سٹی کانگریس کمیٹی ریوا کا سکریٹری، مسٹر رام راج مشرا کو ضلع ایگزیکیٹو ممبر تقرری سرٹیفکیٹ ضلع مقرر کیا گیا ہے۔ کانگریس دفتر ریوا کو ضلع کانگریس کمیٹی ریوا رورل کے صدر راجندر شرما، ضلع سٹی کانگریس کمیٹی کے صدر لکھن کھنڈیلوال، ضلع تنظیمی وزیر ایڈ روی تیواری، سٹی تنظیمی وزیر جناب سجن پٹیل، ضلع کانگریس کے صدر کے حوالے کرتے ہوئے کمیٹی مظہر شری جتیندر سنگھ جی، اور کانگریس کے سینئر لوگ موجود تھے۔ مذکورہ اطلاع او مکار یشور شکلا ضلع صدر ایگزیکیٹو آئی ٹی سیل اور سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ ریوا نے دی۔

دہلی پولیس کے ذریعہ ہندستانی پہلوانوں پر شرمناک وحشیانہ کارروائی!

بی جے پی متاثرہ پہلوانوں کی آواز کو خاموش کرنے کے لیے پولیس کا استعمال کر رہی ہے: کمال الدین رضا

کانگریس درپن: آج انڈین نیشنل یوتھ کانگریس کے صدر سری نواس بی وی بہار کے انچارج راجیش سنی بہار ریاستی یوتھ کانگریس کے صدر شیو پرکاش غریب داس، سیتامڑھی کے ضلع جنرل سکریٹری یوتھ کانگریس کے رہنما کمال الدین رضا کی قیادت میں آج بوکھرا بلاک میں پولیس نے ہندوستانی پہلوانوں اور شہریوں کو تشدد کا نشانہ بنائے جانے کی مخالفت میں کینڈل مارچ نکالا گیا ۔آزاد ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار دیکھا گیا ہے کہ جن ہندوستانی پہلوانوں نے پوری دنیا میں بھارت ماتا کی عزت بڑھا کر ہم سب کے سر کو فخر سے بلند کیا، آج دہلی پولیس ان پر پٹائی کرکے ہندوستان کا نام بدنام کر رہی ہے۔ جہاں ایک طرف بی جے پی حکومت خواتین کی عزت اور بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ کے کھوکھلے دعوے کرتی ہے، وہیں آج مودی جی اور بی جے پی حکومت ایک لفظ کہنے اور انصاف کرنے اور پہلوانوں کو خوف دکھانے کے بجائے سلاخوں کے پیچھے کیوں کر رہی ہے۔ جناب کمال الدین رضا نے مزید کہا کہ ملک کے وزیراعظم نریندر مودی خواتین پہلوانوں کو جلد انصاف دیں اور برج بھوشن پر مناسب کارروائی کریں، بصورت دیگر یوتھ کانگریس پورے ملک میں سڑک سے پارلیمنٹ تک اس وقت تک احتجاج کرے گی جب تک خواتین پہلوانوں کو انصاف نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ آج ایک طرف عام آدمی مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے مشکلات کے شکار ہیں۔ ملک اور ملکی معیشت تباہ ہو چکی ہے، نوجوان بے روزگار سڑکوں پر گھوم رہے ہیں، یہاں تک کہ خودکشی کرنے پر مجبور ہیں، لیکن مرکزی حکومت کو اس کی کوئی فکر نہیں۔ اس موقع پر کانگریس لیڈر مسٹر شکیل احمد نے کہا کہ بی جے پی کے دور حکومت میں ملک کی بیٹی کا استحصال ہو رہا ہے، لیکن بیٹی کو کہیں سے انصاف نہیں مل رہی ہے، آج ملک میں مہنگائی اور بے روزگاری آسمان چھو رہی ہے، بی جے پی نفرت پھیلا کر ملک کے بھائی چارے کو تباہ کر رہی ہے۔ بی جے پی کو صرف چند صنعتکار دوستوں کی فکر ہے، کینڈل مارچ میں اخیار احمد، اسلم آزاد، سرفراز احمد، غلام رسول، چاند بابو، لاڈلے، زبیر محمد قاصد، مونس رضا یفی، سرور، شاہد رضا، اشرف محبوب، راہل رام، روشن کمار، کے علاوہ بڑی تعداد میں کانگریس کے چاہنے والے موجود تھے۔

ملک کی بیٹیوں کی توہین بھارت برداشت نہیں کرے گا: بالمیکی ورما

بی جے پی ایم پی برج بھوشن سنگھ کو فوراً گرفتار کرو -یوتھ کانگریس نے پہلوانوں کی حمایت میں کیا مطالبہ کاوردھا کانگریس درپن: انڈین یوتھ کانگریس کبیر دھام ضلع کبیر دھام کی طرف سے کل رات جنتر منتر، پارلیمنٹ اسٹریٹ پر دھرنے پر بیٹھے پہلوانوں پر دہلی پولیس کے ذریعہ کئے گئے مظالم بہت افسوسناک ہیں۔ ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ جن پہلوانوں نے ملک کا نام روشن کیا، آج دہلی پولس انہیں چوراہے پر مار رہی ہے۔ کانگریس انچارج ڈاکٹر پلک ورما جی کی ہدایات کے مطابق، مسٹر۔ اقبال گریوال جی، دیدی پرینکا سرسر جی، یوتھ کانگریس کے ریاستی صدر آکاش شرما جی، سگنل چوک پر پہلوانوں کے اعزاز میں ایک کینڈل مارچ کا انعقاد کیا گیا" پہلوان ملک کا فخر ہیں -- ان کی توہین کرنا بند کرو" یوتھ کانگریس نے کاوردھا کی حمایت میں کینڈل مارچ کرتے ہوئے مرکز کی مودی حکومت سے انصاف کرنے کی اپیل کی۔ پروگرام میں ضلع صدر چندر بھان کوسلے، کاوردھا اسمبلی اسپیکر والمیکی ورما، اسمبلی اسپیکر پنڈاریا تیجسوی چندراونشی، جتیندر لہرین، عارف خان، رام سجیون آنند چندراونشی، پدم سین، راما وشوکرما، داسرو نشاد، اجے بنجارے، ہیمنت سونکاوی، ہیمنت سونکاوی اور دیگر موجود تھے۔ لیلارام ساہو، شیوکمار ساہو سمیت یوتھ کانگریس کے سینکڑوں کارکنان موجود تھے۔

مہنگائی ریلیف کیمپ خدمت ہمارا دھرم ہے

کانگریس درپن: سنٹرل چائلڈ لیبر کمیشن کے سابق نائب صدر شیشوپال سنگھ نمباڈا نے سومیر پور گرام پنچایت سندیراؤ میں مہنگائی ریلیف کیمپ کا انعقاد کیا اور کیمپ میں عام لوگوں کو وزیر اعلیٰ کی اسکیموں کے بارے میں جانکاری دے کر پسماندہ استفادہ کنندگان کا اندراج کروایا۔ اس موقع پر سب ڈویژنل آفیسر، تحصیلدار، ڈیولپمنٹ آفیسر، سابق سرپنچ ٹھاکر سبلو یر سنگھ، سینئر کانگریسی شنکر لال گہلوت، سوکرم دامامی، بنسی لال گرگ، اور انتظامی افسران، عہدیدار، کارکنان اور معززین موجود تھے، کام کے نظام سے خوش ہوکر، عام لوگوں نے پھولوں کے ہار پہنا کر شکریہ ادا کیا۔ مذکورہ اطلاع ششوپال سنگھ نمبڈا اسمبلی حلقہ سومیر پور (121) نے دی۔

کانگریس کے برے دن ساتھی ڈی کے شیوکمار جنہوں نے انتخابات میں سابق وزیر اعظم سے لے کر سابق وزیر اعلی کو شکست دی ہے۔ امیت شاہ سے بھی لی سیاسی ٹکر۔ انجینئر محی الدین خان

کانگریس درپن : لنگایت کے بعد کرناٹک انتخابات میں اگر کسی کمیونٹی کی سب سے زیادہ بات کی جاتی ہے تو وہ ووکلیگا کمیونٹی ہے۔ ووکلیگا کے تقریباً 11 فیصد ووٹر ریاست کی کئی سیٹوں پر جیت یا ہار کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اب کانگریس کے پاس اس کمیونٹی کو راغب کرنے کے لیے ایک قدآور لیڈر ہے، نام ہے ڈی کے شیوکمار۔ کرناٹک کانگریس کمیٹی کے صدر اور وزیر اعلیٰ کے عہدے کے مضبوط دعویدار شیوکمار، جن کے پاس 1400 کروڑ سے زیادہ کی جائیداد ہے، کرناٹک میں کانگریس کے لیے بہت معنی رکھتی ہے۔ وہ ایک ٹربل شوٹر کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں، ان کی سیاست ایسی رہی ہے جہاں مساوات کے ساتھ پٹھوں کی طاقت کا بھرپور استعمال دیکھا گیا ہے۔ ڈی کے شیوکمار بھی کانگریس کی طرف سے پچھلے کئی سالوں سے کنکا پورہ سیٹ سے لڑ رہے ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ ان کی جیت کا مارجن بھی بہت زیادہ رہا ہے، ایک طرح سے انہوں نے اس سیٹ پر اپنا مکمل تسلط برقرار رکھا ہوا ہے۔ ایک بار پھر پارٹی نے ڈی کے شیوکمار کو اس سیٹ سے اپنا امیدوار بنایا ہے۔ سب سے پہلے، سال 2008 میں، شیوکمار رام نگرم ضلع کی کنکا پورہ اسمبلی سیٹ سے ایم ایل اے منتخب ہو کر آئے تھے۔ اس کے بعد 2013 کے اسمبلی انتخابات میں انہوں نے دوبارہ کنک پورہ سے الیکشن لڑا اور ریکارڈ ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے 30 ہزار ووٹوں کے بھاری مارجن سے الیکشن جیتا تھا۔ پھر 2018 میں بھی جیت کی ہیٹ ٹرک لگاتے ہوئے وہ یہ سیٹ کانگریس کے پاس لے آئے۔ ویسے ڈی کے شیوکمار کی سیاسی اننگز میں کئی ایسے بڑے نام شامل ہیں، جنہیں انہوں نے انتخابی میدان میں شکست دی ہے۔ 1990 کے انتخابات میں، ڈی کے شیوکمار کو کانگریس کی طرف سے ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا گیا تھا، لہٰذا انہوں نے آزاد کے طور پر انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا اور سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوے گوڑا کو شکست دی۔ اس کے ٹھیک 10 سال بعد 2000 میں ڈی کے نے دیوے گوڑا کے بیٹے ایچ ڈی کمار سوامی کو بھی شکست کا منہ دکھایا۔ ان بڑی فتوحات نے بتایا تھا کہ کرناٹک میں ایک مضبوط لیڈر ابھرا ہے، جو پرجوش بھی ہے اور ہر مشکل صورتحال سے اچھی طرح نمٹنا جانتا ہے۔ ان کے سیاسی تجربے کا پہلا بڑا ثبوت 2004 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران بھی نظر آیا۔ اس الیکشن میں ڈی کے کو کنکا پورہ لوک سبھا سیٹ سے ناتجربہ کار تیجسوینی کا ٹکٹ ملا، دیوے گوڑا سے سیدھا مقابلہ تھا۔ نتیجہ حیران کن تھا، ناتجربہ کار تیجسوینی نے دیوے گوڑا کو شکست دی اور الیکشن جیت لیا۔ کانگریس کے وفادار،

2018 میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اب ڈی کے شیوکمار کے بارے میں ایک اور بات کہی جاتی ہے، وہ کانگریس کے وفادار سپاہی ہیں، ان کی ذاتی رنجش کسی سے بھی رہ سکتی ہے، لیکن سیاست کو سمجھتے ہوئے انہوں نے کئی بڑے قدم اٹھائے ہیں۔ ایسا ہی ایک قدم 2018 کے اسمبلی انتخابات کے بعد بھی دیکھنے کو ملا۔ 2018 میں کرناٹک میں کسی بھی پارٹی کو اکثریت نہیں ملی، تب کانگریس نے جے ڈی ایس کے ساتھ ہاتھ ملایا اور ریاست میں کانگریس کی حکومت بنی۔ کہا جاتا ہے کہ تب ڈی کے نے اس ڈیل کو مکمل کرنے میں بھی فعال کردار ادا کیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ کانگریس ایک بار پھر تنہا انتخابی میدان میں اتر رہی ہے اور اس نے جے ڈی ایس سے ہاتھ ملانے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ امیت شاہ سے سیدھی ٹکر لی ویسے ڈی کے شیوکمار اس سے پہلے بھی اپنی سیاسی سمجھ بوجھ کا ثبوت دے چکے ہیں۔ جب گجرات راجیہ سبھا انتخابات 2017 میں ہونے والے تھے، ڈی کے کو خدشہ تھا کہ پارٹی کے کچھ لیڈر بی جے پی میں شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن تھا کہ بی جے پی اپنی طرف سے ان لیڈروں کو اپنی پارٹی میں لانے کی کوشش کرتی۔ ایسے میں اس وقت ڈی کے نے کانگریس ہائی کمان سے گجرات کے کانگریس لیڈروں کو کچھ وقت کے لیے بنگلور میں ان کے ریزورٹ بھیجنے کی اپیل کی تھی۔ اب اپنی سیاسی سمجھ بوجھ کی وجہ سے ڈی کے کانگریس کے لیے ہمیشہ کارآمد رہے ہیں، لیکن وقتاً فوقتاً ان پر بدعنوانی کے سنگین الزامات بھی لگائے جاتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے 3 ستمبر 2019 کو ای ڈی نے منی لانڈرنگ اور ٹیکس چوری سے متعلق ایک معاملے میں گرفتار کیا تھا۔ ڈی کے شیوکمار کی ذاتی زندگی کی بات کریں تو وہ 15 مئی 1962 کو میسور، کرناٹک میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے پوسٹ گریجویشن تک تعلیم حاصل کی ہے اور سماجی کاموں میں ان کی دلچسپی شروع ہی سے دیکھی گئی۔ ان کی شادی 1993 میں اوشا شیوکمار سے ہوئی تھی۔ اس شادی سے ڈی کے کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔

بہار پردیش کانگریس کمیٹی کی پسماندہ اور انتہائی پسماندہ کانگریس کے ریاستی صدر انوراگ چندن نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ایک سازش کے تحت بی جے پی کی طرف سے ذات پات کی گنتی پر پابندی عائد کرنے پر جشن منایا جا رہا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بی جے پی کا کردار دوہرا اور منافقانہ ہے۔ مرکز کی بی جے پی حکومت ذات پات کی گنتی پر پابندی سے خوش ہے۔ یہ دوہرا کردار ثابت کرتا ہے کہ بہار میں پسماندہ اور انتہائی پسماندہ کی آبادی 67٪ ہے۔ اس سے ثابت ہوگا کہ مرکزی حکومت نے تیسرے اور سب سے زیادہ پسماندہ لوگوں کے لیے جو کچھ کیا ہے، پورے ملک میں او بی سی یعنی پسماندہ طبقات کی تذلیل کا کام صرف وزیر اعظم ہی کر رہے ہیں، اتنا حصہ جس کی وجہ سے بی جے پی حکومت جس نے مرکز میں بیٹھ کر ذات پات کی بنیاد پر گنتی کو روک دیا ہے جو بہار میں جاری تھی اس پر روک لگا دیا ہے۔ وہ طبقہ جو بہت زیادہ ہونے کے باوجود حصہ نہیں لے رہا تھا مرکز کی بی جے پی حکومت نے اس ذات پات پر پابندی لگا دی ہے۔ سب سے پسماندہ لوگوں میں شمار کی بنیاد پر، اپنے دوغلے کردار کو چھپانے کی ایک سازش کے تحت۔ اس کے لیے بہار پردیش کانگریس کمیٹی نے پسماندہ اور انتہائی پسماندہ طبقہ کے ریاستی صدر انوراگ چندن نے کہا کہ 2024 میں تمام پسماندہ اور انتہائی پسماندہ طبقے بہار بی جے پی کو اپنی حیثیت دکھائے گا۔

بھارت چھوڑو تحریک کے رہنما راجندر پرساد سنگھ کے انتقال پر گیا میں تعزیتی میٹنگ کا انعقاد

کانگریس درپن: آج مورخہ 05/05/2023 بروز جمعہ، گیا ضلع کانگریس کمیٹی کے دفتر راجیند ر آشرم کے آڈیٹوریم میں، 1942ء میں ہندوستان چھوڑو تحریک کے رہنما، سابق پرنسپل راجندر پرساد سنگھ، جو میر گنج کے رہنے والے تھے۔ گیا ضلع کے بجیر گنج بلاک میں انتقال، پورے ضلع کے باشندوں کے دل غمزدہ۔ ان کے انتقال کی خبر آگ کی طرح پھیل گئی۔ ان کے انتقال کی خبر ملتے ہی بہار حکومت نے سرکاری اعزاز کے ساتھ ان کی آخری رسومات ادا کیں۔ ان کی آخری رسم میں ضلع کے اعلیٰ حکام اور معززین اور عوامی نمائندوں نے شرکت کی۔ آج راجندر آشرم میں ضلع صدر چندریکا پرساد یادو کی قیادت میں ایک تعزیتی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی اور خدا سے دعا کی گئی کہ وہ مرحوم کی روح کو سکون اور باقی خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس تعزیتی تقریب میں ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر چندریکا پرساد یادو، مسٹر اودھیش کمار سنگھ، ڈاکٹر ششی شیکھر سنگھ، باولول پرساد سنگھ، یوگل کشور سنگھ، محمد خیر الدین، کملیش چندر ونشی، راماشرے پرساد سنگھ، رنجیت سنگھ، باولو شرما، جگدیش وغیرہ موجود تھے۔ میٹنگ۔ پرساد یادو، ڈاکٹر گگن مشرا، رام پرمود سنگھ، شیوکمار چورسیا، دامودر گوسوامی، اوم پرکاش نیرالا، اونکار یادو، بیکاس یادو، مادھوری گپتا، دھرمیندر نیرالا، سرویندر چودھری، رام سیوک کشواہا، پردیپ شرما، وشیش کمار، لکشو ہل سنہا وغیرہ شامل ہوئے۔

ملک کی بہنوں بیٹیوں کی خواتین پہلوانوں کا اپمان نہیں سہے گا ہندوستان انڈین یوتھ کانگریس کا کینڈل مارچ آج دہلی میں یوتھ کانگریس ہیڈکوارٹر کے باہر پہلوانوں کو انصاف فراہم کرنے کے مقصد سے کیا گیا۔ انڈین نیشنل کانگریس راہل گاندھی پرینکا گاندھی واڈرا کرشنا الوارو سری نواسا بی وی اوم ویر یادو مانو جین